Fikr-o-Nasar (Islamabad) 13:11 (1976)

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے مجلّات

جی اے حق محمد

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے قیام کے ساتھ ہی یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ تصنیف و تالیف کا کام شروع کیا جائے۔ خالص علمی اور تحقیقی موضوعات پر لکھی گئی ضخیم کتابیں چونکہ عام پڑھے لکھے لوگوں میں بھی کم ہی پڑھی جاتی ہیں۔ پھر ان کی علمی زبان اور منطقی طرزِ استدلال عامۃ الناس یا تجارت اور دیگر شعبہ ہائے زندگی میں مصروف لوگوں کے لئے کوئی کشش نہیں رکھتی، اس لئے ادارے کی طرف سے مختلف زبانوں میں مجلّات شائع کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ ایک طرف اسلامی افکار و نظریات کو عام لوگوں تک پہنچایا جائے اور دوسری طرف نئی نسل کو اپنی ملّی روایات سے آگاہ کیا جائے۔ نیز اس میں علمی ذوق اجاگر کیا جائے۔

ادارے کے مجلّات دو وجوہ سے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ پہلی یہ کہ ان میں انسانی زندگی کے مختلف مسائل پر اسلامی نقطۂ نظر سے بحث کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے یہ کام تجارتی بنیادوں پر نہیں ہو سکتا۔ کوئی بھی غیر سرکاری ادارہ اتنی سکت نہیں رکھتا کہ وہ مالی خسارہ برداشت کر کے اس مشن کو پورا کرے۔ اس لئے حکومت پاکستان ایک بڑی رقم خرچ کر کے یہ خدمت سرانجام دیتی ہے۔ ان مجلّات کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ ان میں اگرچہ عام معاشرتی مسائل پر مضامین شائع کئے جاتے ہیں مگر اس بات کا خیال رکھا جاتا ہے کہ وہ مضامین غیر سنجیدہ اور غیر مستند نہ ہوں۔ اس سے نہ صرف عام لوگوں میں اسلامی طرزِ زندگی کو فروغ دینے کے لئے راہ ہموار ہوتی ہے بلکہ نئی نسل میں علمی اور تحقیقی ذوق پیدا کرنے میں بھی خاصی مدد ملتی ہے۔

اغیار اور اعدائے اسلام کے شدید حملوں سے نڈھال معاشرتی اور ذہنی پستی میں گھرے ہوئے نہ صرف عوام بلکہ تعلیم یافتہ لوگ بھی جمود کا شکار ہو گئے تھے۔ اس جمود کو توڑنے کی ضرورت تھی اس لئے کہ ہم اب

آزادی کی فضا میں ترقی کی نئی راہوں پر گامزن ہو چکے تھے۔ اس مقصد کے لئے ادارے کے مجلّات نے بہت کام کیا۔ علامہ اقبال کے افکار کو مثبت اور مؤثر انداز میں پیش کیا گیا۔ شاہ ولی اللہ کی علمی اور فکری تحریک کو آگے بڑھایا گیا اور مسلمانوں کے قدیم علمی ورثہ کی حفاظت کی سعی کی گئی۔ اس کے علاوہ اسلام سے متعلق جدید تحقیقی مواد کو بھی عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق جمع کیا گیا۔

ادارہ اپنی زندگی کے پندرہ سال میں بڑے نشیب و فراز سے گزرا ہے، اس کے کئی مجلّات کچھ عرصہ جاری رہنے کے بعد بند ہو گئے۔ چھ میں سے تین رسالے آج بھی بڑے اہتمام کے ساتھ شائع ہو رہے ہیں۔ یہ رسالے علی الترتیب اُردو، انگریزی اور عربی میں شائع ہوتے ہیں۔ ذیل میں قدرے تفصیل کے ساتھ ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی سے نکلنے والے مجلّات کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ پہلے تین جاری مجلّات کا ذکر کیا جائے گا۔ اس کے بعد ان مجلّات کا تعارف کرایا جائے گا جو کسی نہ کسی وجہ سے بند ہو چکے ہیں۔

فکر و نظر

یہ ادارے کا اُردو ماہنامہ ہے۔ اس کا پہلا شمارہ جولائی ۱۹۶۳ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ اور اس کی مجلسِ ادارت میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن (رئیسِ ادارہ)، محمد اسلم صدیقی (معتمد) اور ابو سعید بزمی انصاری (مدیر) شامل تھے۔ اس مجلّہ کے جلد نمبر ۲ کے شمارہ نمبر ا یعنی جولائی ۱۹۶۴ء سے مجلسِ ادارت میں ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی اور ڈاکٹر رفیق احمد کو بھی شامل کر لیا گیا۔ مدیرِ مسئول سید قدرت اللہ فاطمی اور نائب مدیر جناب خالد مسعود مقرر ہوئے۔ جلد نمبر ۳ کے شمارہ نمبر ا سے یعنی جولائی ۱۹۶۵ء میں محمد سرور اور خالد مسعود مدیر اور نائب مدیر بنائے گئے۔ جلد نمبر ۷ کے شمارہ نمبر ۴ سے یعنی اکتوبر ۱۹۶۹ء میں مولانا عبدالرحمٰن طاہر سورتی مدیر مقرر ہوئے اور مجلسِ ادارت میں ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی اور مظہر الدین صدیقی کے نام نظر آتے ہیں۔ جلد نمبر ۸ کے شمارہ نمبر ۵ سے یعنی نومبر ۱۹۷۰ء میں ڈاکٹر معین الدین احمد خان، عطا حسین اور مسعود الرحمٰن پر مشتمل مجلسِ ادارت بنائی گئی اور عبدالرحمٰن طاہر سورتی مدیر رہے۔ اسی جلد کے شمارہ نمبر ۸ سے یعنی فروری ۱۹۷۱ء میں ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی اس مجلّہ کے مدیر بنائے گئے جو تادمِ تحریر اس کی ادارت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جلد نمبر ۹ کے شمارہ نمبر ۴ سے یعنی اکتوبر ۱۹۷۱ء میں مجلسِ ادارت میں ڈاکٹر معین الدین احمد کی جگہ ڈاکٹر ضیاء الدین کو شامل کیا گیا۔ جلد نمبر ۱۰ کے شمارہ نمبر ۲ سے یعنی اگست ۱۹۷۲ء میں

مجلس ادارت میں ایک بار پھر تبدیلی ہوئی۔ جسٹس ایس اے رحمٰن، محمد حنیف رامے، ایس ایم اکرام اور ڈاکٹر صغیر حسن معصومی اس کے رکن قرار پائے اور اس کا نام مجلسِ نگراں رکھا گیا۔ جلد نمبر ۱۰ کے شمارہ نمبر ۶ یعنی دسمبر ۱۹۷۲ء میں پھر تبدیلی ہوئی اور محمد حنیف رامے کی جگہ فتح محمد ملک کا نام آنے لگا۔ جلد نمبر ۱۱ کے شمارہ نمبر ۲ سے یعنی اگست ۱۹۷۳ء میں ڈاکٹر صغیر حسن معصومی کی جگہ شیخ محمود احمد مجلسِ نگراں میں شامل ہوئے پھر اسی جلد کے شمارہ نمبر ۳ سے یعنی ستمبر ۱۹۷۳ء میں شیخ محمود احمد کی جگہ ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا کو شامل کیا گیا۔ اسی جلد کے شمارہ نمبر ۶ سے یعنی دسمبر ۱۹۷۳ء میں صرف ڈاکٹر ہالے پوتا کا نام بحیثیت نگراں باقی رہ گیا۔ جلد نمبر ۱۳ کے شمارہ نمبر ۶ سے یعنی دسمبر ۱۹۷۵ء میں جناب زاہد ملک نگراں قرار پائے یہ مجلّہ جاری ہے اور ترقی کی منازل بڑی تیزی کے ساتھ طے کر رہا ہے۔

یہ پرچہ تحقیقی علمی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے جن میں زیادہ تر علماء، پروفیسرز اور قانون دان طبقہ کی دلچسپی کا سامان ہوتا ہے۔ ابتداء میں اشتہارات اور اہم شخصیتوں اور مقامات کی تصاویر بھی اس میں چھپا کرتی تھیں مگر بعد میں اشتہارات اور تصاویر سے اجتناب کیا گیا۔ پاکستان میں وزارتِ مذہبی امور کے قیام کے بعد جب وفاقی وزیر برائے مذہبی امور جناب مولانا کوثر نیازی اس ادارے کے چیئرمین بورڈ آف گورنرز ہوئے تو انہوں نے ذاتی دلچسپی کی بنا پر کچھ ہدایات دیں جس کے بعد اب یہ مجلّہ عوامی حلقوں میں خاصی مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔ رسالے میں تصاویر تو اب بھی شائع نہیں ہوتیں، البتہ اشتہارات پھر سے شائع ہونے لگے ہیں۔ اب کوشش کی جا رہی ہے کہ اہم معاشرتی، مذہبی اور ثقافتی مسائل پر عام فہم زبان میں مضامین شائع کئے جائیں تاکہ عوام الناس میں اسلامی طرزِ زندگی کی روح پھونکی جا سکے۔ یہ مجلّہ بھی ادارے کے دوسرے مجلّات کی طرح غیر مستند اور غیر سنجیدہ مضامین کے لئے اپنے دامن میں کوئی گنجائش نہیں رکھتا۔ پہلے کسی خاص موقعہ پر خصوصی اشاعت کا اہتمام نہیں کیا جاتا تھا مگر وزیر مذہبی امور جناب مولانا کوثر نیازی کے زیرِ ہدایت اب یہ اہتمام کیا جانے لگا ہے۔ اپریل۔ مئی ۱۹۷۵ء میں سیرت نمبر شائع کیا گیا جس میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اس انداز سے مضامین چھاپے گئے کہ انسانی معاشرتی زندگی کے ہر پہلو کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اسوۂ حسنہ ثابت کیا جا سکے۔ ستمبر ۱۹۷۵ء میں حج نمبر شائع کیا گیا۔ اس میں حج کے فلسفہ اور مسائل پر اہم مضامین شامل کئے گئے۔ یہ سلسلہ بہت مفید ہے اور یہ خصوصی اشاعتیں اس قابل ہیں کہ انہیں ہر علمی ادارہ اور شخصیت اپنی لائبریری میں رکھ سکے۔ یہ دونوں نمبر اہم دستاویزات کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ابتداء میں اس پرچہ کا سالانہ چندہ چھ روپے اور فی شمارہ قیمت صرف ساٹھ پیسے تھی۔ ۱۹۷۵ء میں انتہائی ناگزیر وجوہ کی بنا پر بڑھا کر سالانہ چندہ دس روپے اور ماہانہ قیمت ایک روپیہ کر دی گئی ہے سخت مہنگائی کی وجہ سے دوبارہ اشتہارات بھی چھاپے جانے لگے تاکہ بھاری اخراجات کا بوجھ اس طرح کچھ ہلکا کیا جا سکے۔

اسلامک اسٹڈیز ISLAMIC STUDIES

یہ سہ ماہی مجلّہ انگریزی زبان میں شائع ہوتا ہے اس کا پہلا شمارہ مارچ ۱۹۶۲ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ اس وقت مجلس ادارت میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی، ڈاکٹر فضل الرحمٰن اور اے ایس بزمی انصاری شامل تھے۔ پہلی جلد کے شمارہ نمبر ۴ سے یعنی دسمبر ۱۹۶۲ء میں اشتیاق حسین قریشی صاحب مجلس ادارت سے الگ ہوگئے۔ جلد نمبر ۳ کے شمارہ نمبر ا یعنی مارچ ۱۹۶۴ء میں ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی، اسلم صدیقی اور رفیق احمد کے نام مجلس ادارت میں شامل کئے گئے اور اے ایس بزمی انصاری ایڈیٹر رہے۔ جلد نمبر ۳ کے شمارہ نمبر ۲ سے یعنی جون ۱۹۶۴ء میں اسلم صدیقی کا نام مجلس ادارت کی فہرست سے خارج کر دیا گیا۔ جلد نمبر ۳ کے شمارہ نمبر ۴ سے یعنی دسمبر ۱۹۶۴ء میں بزمی انصاری کی جگہ ایس کیو فاطمی کو ایڈیٹر مقرر کیا گیا۔ جلد نمبر ۴ کے شمارہ نمبر ۴ سے یعنی دسمبر ۱۹۶۵ء میں رفیق احمد کا نام مجلس ادارت سے خارج کر دیا گیا۔ دسمبر ۱۹۶۷ء میں جناب مظہر الدین صدیقی اس مجلّہ کے ایڈیٹر مقرر ہوگئے۔ جلد نمبر ۷ کے شمارہ نمبر ۳ سے یعنی ستمبر ۱۹۶۸ء میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن مجلس ادارت سے علیحدہ کر دیئے گئے۔ جلد نمبر ۹ کے شمارہ نمبر ۳ سے یعنی ستمبر ۱۹۷۰ء میں مجلس ادارت کے اراکین کی تعداد بڑھا دی گئی اور ڈاکٹر معین الدین احمد خان، عطا حسین، مولانا عبدالرحمٰن طاہر سورتی اور مسعود الرحمٰن اس فہرست میں شامل کئے گئے۔ جلد نمبر ۱۰ کے شمارہ نمبر ا سے یعنی مارچ ۱۹۷۱ء میں مولانا عبدالرحمٰن طاہر سورتی کی جگہ ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی کو شامل کیا گیا۔ جلد نمبر ۱۰ کے شمارہ نمبر ۴ سے یعنی دسمبر ۱۹۷۱ء میں ڈاکٹر معین الدین احمد خاں مجلس ادارت کے رکن نہ رہے اور ان کی جگہ ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کو رکن بنایا گیا، جلد نمبر ۱۱ کے شمارہ نمبر ۳ سے یعنی ستمبر ۱۹۷۲ء میں مجلس ادارت کی جگہ جرنلز کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے چیئرمین جسٹس ایس اے رحمٰن تھے۔ ڈاکٹر ایس ایم اکرام (ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک کلچر لاہور) اور ڈاکٹر صغیر حسن معصومی اس کے ممبران قرار پائے۔ ایڈیٹر بدستور جناب مظہر الدین صدیقی رہے۔ جلد نمبر ۱۲ کے شمارہ نمبر ا سے یعنی مارچ ۱۹۷۳ء میں ایس ایم اکرام اس کمیٹی کے ممبر نہ رہے، جلد نمبر ۱۲ کے شمارہ نمبر ۴ سے یعنی دسمبر ۱۹۷۳ء میں ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا اس کمیٹی میں شامل کئے گئے

اور جلد نمبر ۱۳ کے شمارہ نمبر ۱ سے یعنی مارچ ۱۹۷۴ء میں جسٹس ایس اے رحمٰن کا نام جرنلز کمیٹی میں شامل نہ رہا۔ جلد نمبر ۱۳ کے شمارہ نمبر ۴ سے یعنی دسمبر ۱۹۷۴ء میں ڈاکٹر محمد خالد مسعود کو بھی مظہرالدین صدیقی کے ساتھ ایڈیٹرشپ میں شامل کر دیا گیا۔ جلد نمبر ۱۴ کے شمارہ نمبر ۱ سے یعنی مارچ ۱۹۷۵ء میں مظہرالدین صدیقی ایڈیٹرشپ سے الگ کر دیئے گئے۔ جلد نمبر ۱۴ کے شمارہ نمبر ۲ سے یعنی جون ۱۹۷۵ء میں مظہرالدین صدیقی اور ڈاکٹر ضیاءالدین احمد مجلس ادارت کے رکن بنائے گئے۔ اسی جلد کے اگلے شمارے سے ڈاکٹر ضیاءالحق کو بھی ڈاکٹر محمد خالد مسعود کے ساتھ ایڈیٹر بنایا گیا۔ جلد نمبر ۱۴ کے شمارہ نمبر ۴ سے یعنی دسمبر ۱۹۷۵ء سے صرف ڈاکٹر ضیاءالحق کو ایڈیٹر قرار پائے۔

اب تک اس مجلّہ کے ۵۲ شمارے چھپ چکے ہیں اور یہ مجلّہ باقاعدگی سے جاری ہے۔ اس میں پاکستان کے نامور اہلِ قلم حضرات کے علاوہ غیر ملکی اسکالرز کے مضامین بھی شائع ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مجلّہ بیرونِ پاکستان بھی کافی مقبول ہے۔ جرمنی، امریکہ، مصر، اُردن، نائیجیریا، فرانس، ایران، جنوبی افریقہ، ہمبرگ، برطانیہ، ملیشیا، کلفورنیا، سعودی عرب، ہالینڈ، کینیڈا وغیرہ میں اس کے کافی خریدار ہیں۔

الدراسات الاسلامیہ

یہ سہ ماہی مجلّہ ہے جو عربی زبان میں شائع کیا جاتا ہے۔ اس کا پہلا شمارہ مارچ ۱۹۶۵ء میں کراچی سے شائع ہوا۔ اس وقت مجلس التحریر میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ڈاکٹر صغیر حسن معصومی اور ڈاکٹر رفیق احمد شامل تھے اور غضنفر حسین بخاری رئیس التحریر تھے۔ جب تیسری جلد شائع ہوئی تو اس وقت رئیس التحریر عطا حسین تھے اور اسی جلد کے شمارہ نمبر ۲ سے مدیر مسئول بھی ڈاکٹر فضل الرحمٰن کے بجائے ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی قرار پائے۔ جلد نمبر ۸ کے شمارہ نمبر ۴ سے یعنی دسمبر ۱۹۷۳ء میں اس کے مدیر مسئول ڈاکٹر عبدالواحد ہالے پوتا ہوئے اور جلد نمبر ۹ کے شمارہ نمبر ۳ سے رئیس التحریر ڈاکٹر صغیر حسن معصومی بنے کیونکہ عطا حسین سعودی عرب چلے گئے تھے۔ ڈاکٹر صغیر حسن معصومی کی ادارے سے علیحدگی کے بعد اس کی ادارت مولانا عبدالرحمٰن طاہر سورتی کو سونپی گئی۔

یہ مجلّہ اسلامی ممالک میں مثلاً لیبیا، سعودی عرب، الجیریا، اردن، مراکش، سوڈان، عراق، کویت، لبنان، شام، مصر، گھانا، موریطانیہ، نائیجیریا، ترکی، ایران وغیرہ جاتا ہے۔

شروع میں اس مجلّہ میں کتابیں قسط وار شائع ہوتی تھیں اور وہ کتابیں بھی انتہائی سنجیدہ قسم کی ہوتی تھیں۔ اگر اس میں علمی تحقیقی مضامین کے ساتھ ساتھ کچھ ہلکے پھلکے عام فہم مضامین پیش کئے جائیں

خصوصاً اسلامی ممالک سے متعلق معلوماتی مضامین جو اتحاد عالم اسلامی کے لئے مؤثر کردار ادا کر سکیں تو یہ مجلّہ نہ صرف پاکستان بلکہ اسلامی ممالک میں بہت مقبول ہوگا۔ بلادِ اسلامیہ کے ساتھ پاکستان کے تعلقات استوار کرنے میں یہ رسالہ اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ مسلم ممالک کے ساتھ ذہنی اور فکری روابط قائم کرنے کے لئے بھی اس رسالے سے بہت کام لیا جا سکتا ہے۔

صدائے ملت

اُردو کا یہ ہفت روزہ فروری ۱۹۶۵ء میں کراچی سے شائع ہونا شروع ہوا۔ لیکن بدقسمتی سے اس کی اشاعت جاری نہ رہ سکی۔ صرف تین شمارے اس کے شائع ہوئے اور اس کا صرف ایک شمارہ جو ۱۴ فروری ۱۹۶۵ء کو شائع ہوا، ادارے کی لائبریری میں محفوظ ہے باقی شمارے غالباً کراچی سے راولپنڈی ادارے کی منتقلی کے دوران ضائع ہو گئے۔ جو شمارہ محفوظ ہے اس کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ اس پرچے کا معیار خاصا بلند تھا۔ اس میں تاریخی اور اصلاحی مضامین شائع ہوتے تھے جن کا اندازِ تحریر عوامی حلقوں کے لئے کافی مؤثر تھا۔ اس شمارے میں اسلامی ممالک کا تعارف اور اہم مسلمان سیاسی شخصیتوں پر قابلِ قدر تعارفی مضامین ہیں، ساتھ ہی ان شخصیتوں کی تصاویر بھی ہیں۔

اُمّہ UMMAH

ادارے کا یہ ماہنامہ انگریزی میں شائع ہوتا تھا۔ اس کا پہلا شمارہ مئی ۱۹۶۴ء میں شائع ہوا۔ اس وقت مجلس ادارت میں ڈاکٹر فضل الرحمٰن، ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی اور رفیق احمد شامل تھے اور ٹیکنیکل ایڈیٹر زکی قریشی تھے۔ جون ۱۹۶۴ء میں کمال احمد فاروقی اعزازی مشیر قرار دیئے گئے۔ جنوری ۱۹۶۵ء میں ایک تبدیلی ہوئی جس کی بنا پر سید ابوظفر زین اس مجلّہ کے ایڈیٹر قرار پائے۔ مگر اپریل ۱۹۶۵ء میں پھر زین صاحب کو ایڈیٹر شپ سے الگ کر دیا گیا۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء میں بطور اعزازی مشیر اور ایڈیٹر جناب ثمین خان کا نام شامل کیا گیا۔ دسمبر ۱۹۶۵ء میں جلد نمبر ۲ کا شمارہ نمبر ۸ شائع ہوا اور یہ آخری شمارہ تھا، ادارے کا یہ مجلّہ بھی ابتدائی پالیسی کے مطابق اشتہار شائع کرتا تھا۔ اور اہم سیاسی، علمی شخصیتوں اور مقامات کے فوٹو بھی شائع کئے جاتے تھے۔ مضامین کے اعتبار سے یہ مجلّہ بہت مفید اور دلچسپ تھا۔

سندھان

یہ مجلہ بنگالی زبان میں شائع کیا جاتا تھا۔ اس کا پہلا شمارہ مئی ۱۹۶۴ء میں کراچی سے شائع ہُوا۔ اس وقت مجلس ادارت ڈاکٹر فضل الرحمٰن، اسلم صدیقی، ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی اور رفیق احمد پر مشتمل تھی۔ اس کے مدیر نعیم البشیر تھے۔ جون ۱۹۶۴ء میں اسلم صدیقی مجلس ادارت سے الگ کر دیئے گئے اور محمد ہدایت اللہ معاون مدیر مقرر کئے گئے۔ اگست ۱۹۶۴ء میں تفضل احمد چوہدری معاون مدیر بنا دیئے گئے۔ اکتوبر ۱۹۶۴ء میں نعیم البشیر کے ساتھ وہاج الرسول کو بھی مدیر بنا دیا گیا۔ جولائی ۱۹۶۵ء میں صرف وہاج الرسول مدیر باقی رہ گئے۔ جنوری ۱۹۶۶ء سے مجلس ادارت میں رفیق احمد کا نام شامل نہیں رہا اور جولائی ۱۹۶۷ء سے دسمبر ۱۹۶۸ء تک یہ مجلہ شائع نہیں ہو سکا۔ جنوری ۱۹۶۹ء میں اس کے مدیر جناب مسعود الرحمٰن مقرر ہوئے۔ اکتوبر ۱۹۶۹ء میں مجلس ادارت صرف ڈاکٹر معین الدین احمد خان اور ڈاکٹر محمد صغیر حسن معصومی پر مشتمل تھی۔ مئی ۱۹۷۱ء میں مجلس ادارت پانچ افراد پر مشتمل تھی اس میں ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی، مظہر الدین صدیقی اور عطا حسین کے ناموں کا اضافہ کیا گیا۔ ستمبر ۱۹۷۱ء میں ڈاکٹر معین الدین احمد خان کی جگہ ڈاکٹر ضیاء الدین کو شامل کیا گیا۔ جون ۱۹۷۲ء میں اس کا آخری شمارہ شائع ہُوا۔ قیام بنگلہ دیش کی وجہ سے اس کی اشاعت روک دی گئی۔ اس مجلہ میں عام معاشرتی، تاریخی اور معاشی مسائل پر مضامین چھپتے تھے۔ ادارے کے دیگر مجلات میں جو اہم مضامین چھپتے تھے ان کا بنگالی ترجمہ اس مجلہ میں بھی شائع کیا جاتا تھا۔

اب چونکہ بنگلہ دیش کے ساتھ پاکستان کے سفارتی تعلقات بھی بحال ہو چکے ہیں اس لئے بہتر ہو گا کہ اس مجلہ کی اشاعت پھر سے شروع کی جائے یہ مجلہ دونوں ملکوں کے درمیان ذہنی ربط بڑھانے اور عوام کو قریب تر لانے کے لئے مؤثر کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہ مجلہ دونوں ملکوں کے عوام میں خوشگوار ذہنی ارتباط اور فکری ہم آہنگی کی بحالی میں کافی مدد دے سکتا ہے اور اس کی ہمیں شدید ضرورت بھی ہے۔

*